www.wilayattimes.com
اشاعت کا تیسرا سال

هفت روزه
WILAYAT TIMES

ولایت ٹائمز

سرینگر

الله کی ولایت مومنین اور متقین پر هے وہ انهیں تاریکی سے روشنی کی طرف نکال لاتا هے

جلد:04 ☆ شمارہ نمبر:29 ☆ تاریخ:16 جولائی2018 تا22 جولائی2018 ، بمطابق 2 ذوالقعدہ تا8 ذوالقعدہ1439ھ ☆ صفحات:16

ڈونلڈ ٹرمپ اور نیٹو فوجی اتحاد

تحریر: سید رحیم نعمتی

امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے پہلے دن سے ہی نارتھ اٹلانٹک ٹریٹی آرگنائزیشن یا نیٹو کے بارے میں اچھا موقف اختیار نہیں کیا۔ انہوں نے وائٹ ہاؤس میں آنے سے پہلے کہا تھا کہ یہ فوجی اتحاد ابھی پرانا ہو چکا ہے اور امریکہ اس میں باقی رہ کر اس کے بجٹ کی فراہمی اور رکن ممالک کی سکیورٹی کیلئے مزید اخراجات برداشت نہیں کر سکتا۔ اگرچہ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ انہوں نے گذشتہ ڈیڑھ سال کے دوران اس بارے میں کم بات کی ہے اور یہی بات نیٹو کے رکن ممالک کیلئے اس معاہدے کے باقی رہنے کیلئے امید کا باعث بنی ہے لیکن حال ہی میں ان کی جانب سے نیٹو کو ایک خط لکھا گیا ہے جس میں ان کا موقف زیادہ سنجیدگی سے سامنے آیا ہے۔ یہ خط ایسے وقت لکھا گیا ہے جب نیٹو کے رکن ممالک سربراہی اجلاس کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔ نیٹو کے رکن ممالک اس خط کے بعد امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ سے شدید ٹکراؤ کی توقع رکھتے ہیں۔ ان میں سے بعض سربراہان مملکت گذشتہ ماہ جی 7 اجلاس میں ٹرمپ سے ٹکراؤ کا تجربہ کر چکے ہیں۔

اس شدید ٹکراؤ کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ڈونلڈ ٹرمپ نے اس خط میں جرمنی کی صدر انجیلا مرکل کو مخاطب قرار دیتے ہوئے لکھا ہے: "انجیلا مرکل، میں اب مزید تمہارا اور جرمنی کا دفاع نہیں کر سکتا۔ سب کو مساوی طور پر اپنا حصہ ادا کرنا چاہئے۔" ٹرمپ نے ایسے وقت یہ حقارت آمیز لہجہ استعمال کیا ہے جب انجیلا مرکل نے گذشتہ ہفتے ہی پارلیمنٹ میں تقریر کے دوران نیٹو کا بجٹ بڑھانے کے حق میں بات کی تھی۔ انہوں نے کہا تھا کہ شام، افغانستان اور مشرقی یوکرائن میں بحرانی صورتحال کے تناظر میں نیٹو کے فوجی بجٹ میں اضافہ ہونا چاہئے۔ اسی تناظر میں جرمنی نے آئندہ برس اپنے دفاعی بجٹ میں چار ارب یورو کا اضافہ کرتے ہوئے 90.42 ارب یورو کا بجٹ پیش کیا ہے۔ جرمنی کے فوجی بجٹ میں اس اضافے کے باوجود ڈونلڈ ٹرمپ راضی نہیں ہوئے اور جرمنی سے یہ شکایت کرتے نظر آتے ہیں کہ اس نے 2014ء کے معاہدے میں یہ عہد کیا تھا کہ نیٹو کو دی جانے والی اپنی امداد میں اضافہ کرے گا لیکن اس پر عمل درآمد نہیں ہوا۔ امریکی صدر کہتے ہیں کہ جرمنی کے اس اقدام نے نیٹو کی سکیورٹی کو دھچکا پہنچایا ہے کیونکہ نیٹو کے دیگر رکن ممالک جرمنی کو اپنا رول ماڈل قرار دیتے ہیں جس کے باعث وہ بھی اپنے وعدوں پر عمل کرنا چھوڑ رہے ہیں۔

امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اس سے پہلے بھی کینیڈا، بیلجیم اور ناروے کے حکام کو خط لکھ چکے ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کا واحد مسئلہ جرمنی نہیں بلکہ دیگر ممالک بھی ہیں اور صدارتی مہم سے پہلے انہوں نے نیٹو کے بارے میں جو کچھ کہا تھا اب اس پر عمل پیرا ہونا چاہتے ہیں۔ دوسری طرف یورپی ممالک کی جانب سے 2014ء کے معاہدے کے تحت نیٹو کے بجٹ میں اپنا حصہ بڑھانے کے کوئی آثار نظر نہیں آرہے جس سے یہ احتمال مزید قوی ہو جاتا ہے کہ امریکہ نیٹو فوجی اتحاد ترک کر دے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ یورپی ممالک اپنی معیشتی صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے نیٹو کو دیئے جانے والا بجٹ بڑھانے کا فیصلہ کریں گے۔ یورپی ممالک میں جرمنی ایسا ملک ہے جس کی معیشت سب سے زیادہ طاقتور تصور کی جاتی ہے۔ جرمنی نے بھی 2025ء تک نیٹو کو دی جانے والی مالی امداد میں صرف ڈیڑھ فیصد اضافہ کرنے کا عندیہ دیا ہے۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اس قدر اضافے کو ناکافی قرار دیتے ہیں کیونکہ امریکہ اس وقت نیٹو کا دو تہائی بجٹ یعنی 686 ارب ڈالر ادا کرتا ہے۔ امریکی اخبار نیویارک ٹائمز لکھتا ہے کہ مستقبل قریب میں 28 یورپی ممالک کی سربراہی کانفرنس میں کسی کو یہ توقع نہیں رکھنی چاہئے کہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ خاموشی اختیار کریں گے۔ اسی طرح نیٹو کے سیکرٹری جنرل اسٹولٹن برگ نے تین ہفتے پہلے برطانوی وزیراعظم سے ملاقات کے دوران کہا تھا: "کوئی اس بات کی گارنٹی فراہم نہیں کر سکتا کہ دو طرفہ نیٹو فوجی اتحاد ہمیشہ کیلئے باقی رہے گا۔"

اردگان کی کامیابی کے بعد ترکی اور اسرائیل کے درمیان قربتیں بڑھنے لگیں

تسنیم خیالی

ترکی نے حال ہی میں اسرائیل میں اپنے تجارتی بیورو کا افتتاح کیا ہے اور اپنا نمائندہ بھی متعین کر دیا ہے، یہ تجارتی بیورو اسرائیل میں قائم ترک سفارت خانے سے ملحق ہے۔ قابل غور بات یہ ہے کہ ترکی نے گزشتہ سالوں میں کبھی بھی تجارتی بیورو کا افتتاح اسرائیل میں نہیں کیا اور نہ ہی ترک سفارت خانہ میں تجارتی نمائندہ متعین کیا مگر اب یہ سب کچھ ہونا شروع ہو گیا ہے۔ ترکی میں اردگان کی صدارتی و پارلیمانی انتخابات میں کامیابی کے بعد سے اسرائیلی حکام اسرائیل کے حوالے سے ترک رویے اور اقدامات پر خاص نظر رکھ رہے ہیں۔ خاص طور پر کہ اردگان نے اپنی انتخابی مہم کے دوران دعویٰ کیا تھا کہ اگر اسرائیل حکومت غزہ کے خلاف اپنے جارحانہ اقدامات بند نہیں کرے گی تو ترکی اسرائیل کے ساتھ اپنے تجارتی تعلقات کو منقطع کر دے گا۔ اسرائیل میں ترک تجارتی بیورو کے قیام اور تجارتی نمائندے کی تقرری سے ثابت ہو رہا ہے کہ ترکی اور اسرائیل کے درمیان سفارتی تعلقات میں تلخی اور کشیدگی کے باوجود دونوں کے درمیان تجارتی تعلقات میں بہتری اور ترقی ہو رہی ہے۔ حالانکہ دیکھا جائے تو اردگان ہر وقت چیخ چیخ کر اپنی تقاریر میں اسرائیل کے خلاف بولتے رہتے ہیں اور اسرائیل بھی بعض اوقات اردگان کو جواب دے دیتا ہے۔ البتہ تجارت دونوں ممالک کے درمیان عروج پر ہے، اسرائیلی ذرائع کے مطابق اسرائیل اور ترکی کے درمیان تجارت بہت بڑے پیمانے پر ہے اور دن بدن اس تجارت میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اسرائیل کے حوالے سے اردگان کی پالیسی مسلمانوں کے جذبات سے کھیلنے پر مبنی ہے وہ سر عام اپنے خطابات اور تقاریر میں اسرائیل کو برا بھلا کہتے ہیں تا کہ عالم اسلام اور سادہ لوح مسلمان کی نظروں میں وہ "ہیرو" بنے رہیں جو اسرائیل کا دشمن اور فلسطینیوں کا سب سے بڑا حامی ہے جبکہ دوسری جانب "جو سادہ لوح مسلمانوں کی نظر سے دور ہے" ترکی اور اسرائیل کے درمیان تعلقات تمام سطح پر معمول کے مطابق

رواں دواں ہیں۔ اردگان کوئی ہیرو نہیں ہے وہ صرف اور صرف ترکی کے مفادات کے مطابق سیاست کر رہے ہیں انہیں عالم اسلام یا مسلمانوں کے مفادات سے کوئی غرض نہیں اگر ایسا ہوتا تو کم از کم وہ اسرائیل کے ساتھ تعلقات ختم کر دیتا۔ بیت المقدس کو امریکی صدر ٹرمپ کی طرف سے اسرائیلی دارالحکومت قرار دینے سے لیکر غزہ کی پٹی کے سرحدی علاقے میں فلسطینیوں کے قتل عام تک اردگان جو کچھ کرتے آرہے تھے وہ محض ڈرامے کے علاوہ اور کچھ نہیں تھا اور سادہ لوح مسلمان ان کے ڈراموں پر یقین کرتے ہوئے انہیں ہیرو قرار دے رہے ہیں۔

بھارت حالات اپنے حق میں سازگار ہونے کے مفروضے پرخیالی دنیا میں رہنے سے گریز کرے: چین

خودمختاری اور علاقائی سالمیت کو محفوظ رکھنے کیلئے ہماری فوجی صلاحیت میں اضافہ ، ہمارا عزم کبھی نہیں ڈگمگایا/چین

سرینگر/(سی این آئی) چین نے ایک بار پھر خبردار کیا ہے کہ بھارت اس کے خودمختار علاقے کا تحفظ یقینی بنانے کے لیے بیجنگ کے عزائم کو کم نہ سمجھے اور حالات ہمیشہ 'اپنے حق میں سازگار رہنے کے مفروضے' پر رسک لینے سے گریز کرے۔ سی این آئی مانیٹرنگ کے مطابق امریکی خبر رساں ادارے ایسوسی ایٹڈ پریس (اے پی) کی ایک رپورٹ کے مطابق چینی وزارت دفاع کے ترجمان کرنل وو قیان نے چینی مطالبے کو دہراتے ہوئے کہا کہ ڈوکلام کے علاقے سے بھارت اپنے فوجیوں کو واپس بلا لے۔ 'چینی فوج کی کانفرنس سے خطاب میں ترجمان کا کہنا تھا کہ 'قومی سلامتی اور خودمختاری کے تحفظ کے لیے چین کا عزم غیر متزلزل ہے اور ہم بھارت کو یاد دہانی کرانا چاہتے ہیں کہ حالات ہمیشہ اپنے حق میں سازگار رہنے کے مفروضے پر رسک لینے اور خیالی دنیا میں رہنے سے گریز کرے'۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ 'چینی فوج نے تاریخ نے یہ بات ثابت کی ہے کہ ہمارے ملک کی خودمختاری اور علاقائی سالمیت کو محفوظ رکھنے کے لیے ہماری فوجی صلاحیت میں اضافہ ہوا ہے جبکہ ہمارا عزم کبھی نہیں ڈگمگایا'۔ ترجمان چینی وزارت دفاع کا مزید کہنا تھا کہ 'چینی فوج کے مقابلے میں کسی پہاڑ کو ہلانا زیادہ آسان ہے'۔ دوسری جانب بھارت کی جانب سے اس کشیدگی کے حل کے لیے دونوں ممالک کی فوج کے پیچھے ہٹانے اور مذاکرات کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ بھوٹان اور چین کے درمیان سرکاری سطح پر سفارتی تعلقات قائم نہیں جبکہ بھوٹان، بھارت کا قریبی اتحادی ہے۔ گذشتہ ماہ کے آخر میں بھارتی حکومت نے چین کی جانب سے سرحدی ہمالیہ پہاڑوں کے دامن میں بنائی جانے والی سڑک کو اپنے لیے سنگین خطرہ قرار دیتے ہوئے بیجنگ کو خبردار کیا تھا کہ وہ اس سڑک کی تعمیر بند کردے۔ دوسری جانب چین کا الزام ہے کہ بھارتی فوج ان کی زمین میں داخل ہوئی ہے۔ گذشتہ ہفتے بھی چین نے بیجنگ میں موجود غیر ملکی سفارت کاروں کو واضح پیغام دیا تھا کہ ڈوکلام میں چینی فوج، بھارتی اہلکاروں کے مد مقابل 'صبر' کا مظاہرہ کررہی ہے تاہم ایسا زیادہ دیر تک نہیں کیا جائے گا۔ خیال رہے کہ بھارت اور چین کے درمیان متعدد سرحدی تنازعات جاری ہیں جن میں اکثر شمال مشرقی علاقوں کے ہیں۔ اس سے قبل 2014 میں بھارت اور چین کی فوجوں کے درمیان لائن آف ایکچوول کنٹرول کے مقام پر شمال مغربی بھارت کے علاقے لداخ میں کشیدگی ہوئی تھی۔

مقتولہ سکھ خاتون کے والدین سراپا احتجاج

کیس کی تحقیقات جاری/پولیس

سرینگر/مقتولہ سکھ خاتون کے والدین نے الزام لگایا ہے کہ پولیس کی جانب سے انہیں پوسٹ مارٹم رپورٹ کی کاپی فراہم نہیں کی جارہی ہے۔ والدین کے مطابق ان کی بیٹی کا قتل کیا گیا ہے تاہم ابھی تک اس سلسلے میں پولیس کچھ بھی کہنے سے قاصر ہے۔ شیر گڑھی پولیس کے مطابق لیبارٹری سے پوسٹ مارٹم کی رپورٹ موصول نہیں ہوئی ہے۔ بتا دیں کہ ایس ایس کے مطابق مقتولہ سکھ خاتون پر بجٹ گوڑ کے لواحقین نے پولیس پر الزام عائد کیا ہے کہ وہ خاتون کی پوسٹ مارٹم رپورٹ کی کاپی فراہم کرنے میں لیت و لعل کا مظاہرہ کررہی ہیں۔ لواحقین نے بتایا کہ وہ شیر گڑھی پولیس اسٹیشن گئے اور مقتولہ خاتون کی پوسٹ مارٹم رپورٹ فراہم کرنے کا مطالبہ کیا کیونکہ انہیں مصدقہ اطلاع ملی ہے کہ پولیس کو رپورٹ موصول ہوئی ہے۔ لواحقین کا کہنا ہے کہ پولیس اس سلسلے میں غیر سنجیدگی کا مظاہرہ کررہی ہے اگر لیبارٹری سے پوسٹ مارٹم رپورٹ موصول ہوئی ہے تو کیونکر پولیس لواحقین کو رپورٹ کی کاپی فراہم نہیں کررہی ہے۔ بتا دیں کہ ایس ایس نے اس ضمن میں جب شیر گڑھی پولیس کے ساتھ رابطہ قائم کرکے اس بارے میں پوچھا تو ان کا کہنا تھا کہ ابھی تک خاتون کی پوسٹ مارٹم کی رپورٹ موصول نہیں ہوئی ہے۔ پولیس کے مطابق کیس کی تحقیقات ہورہی ہے اور وہ اس ضمن میں مزید کچھ کہنے کی پوزیشن میں نہیں ہے۔ واضح رہے کہ مقتولہ خاتون کے والدین الزام لگا رہے ہیں شوہر نے ان کی بیٹی کا بہیمانہ طریقے سے قتل کیا ہے۔ لواحقین نے اس سلسلے میں پریس کالونی سرینگر کے ساتھ ساتھ لال چوک میں بھی احتجاجی مظاہرے کئے جس دوران مختلف مکتب ہائے فکر کے افراد نے بھی پولیس کو اس معاملے میں سنجیدگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے قاتلوں کو بے نقاب کرنے کا مطالبہ کیا۔

کشمیر منشیات کا نیا ذرائع ، مکمل خاتمہ کیلئے یکجا ہوکر کام کرنا ہوگا

منشیات کے مسئلے کو پہلے ہی سنجیدہ لیا جاتا تو حالات ایسے نہیں ہوتے: وزیراعلیٰ پنجاب

سرینگر/کشمیر کو منشیات کا نیا ذرائع قرار دیتے ہوئے پنجاب کے وزیراعلیٰ کیپٹن امریندر سنگھ نے کہا ہے کہ منشیات کے مکمل خاتمہ کیلئے لوگوں کو یکجا ہوکر کام کرنا ہوگا تاکہ ہماری نئی نسل کو اس سے بچالیا جائے۔ سی این آئی مانیٹرنگ کے مطابق کشمیر میں منشیات کے بڑھتے رجحان پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے پنجاب کے وزیراعلیٰ کیپٹن امریندر سنگھ کا کہنا تھا کہ کشمیر منشیات کا ذرائع بن چکا ہے اور منشیات کے رجحان میں اضافہ باعث تشویش ہے۔ 76 سالہ امریندر سنگھ نے کہا کہ یہ نہیں احساس ہے کہ کوئی بچہ جو نشہ کرتا ہے اس سے پنجاب کو نقصان ہے۔ یہ پھیلنا شروع ہوگیا ہے۔ بہت ساری ریاستیں بدترین حالت میں ہیں جس میں سے جموں کشمیر ایک ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ بدقسمتی سے جب منشیات کا مسئلہ کچھ سال پہلے شروع ہوا تو کسی نے سنجیدگی سے نہیں لیا۔ سوشل میڈیا اور اخباروں نے بھی اس پر روشنی ڈالی۔ حیرانی کی بات یہ ہے کہ والدین بھی بچے کے ساتھ بیٹھ کر نشہ کرتے ہیں۔ ہمارے بچے بھی ایسے ہی مریں گے۔ اب ہم نے والدین کو سرکاری مراکز میں ان کی دیکھ بھال کرنے کے لئے رپورٹس کی ہیں۔ یہ ایک اچھا قدم ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ جس بھی گاؤں میں منشیات کے فروش ہیں ان کو پکڑا جارہا ہے اور ان کی پٹائی کی جارہی ہے۔ یہ ایک تحریک کی شروعات ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ میرا وعدہ تھا کہ میں چار ہفتوں میں منشیات کی لعنت کو ختم کروں گا۔ اس لئے جو میں نے کہا کہ وہ میں کررہا ہوں۔

اسلام کے حق میں روح پرور نعروں کے بیچ ریاستی عازمین حج کا پہلا قافلہ سفر محمود پر روانہ

سرینگر/اسلام کے حق میں روح پرور نعروں کے بیچ ریاست کے مختلف اضلاع سے تعلق رکھنے والے 820 عازمین حج پر مشتمل پہلے دو قافلے سنیچروار کو سفر محمود پر روانہ ہوئے ، ریاستی گورنر این این ووہرا نے انتظامیہ کے دیگر افسران کے ہمراہ نے سرینگر کے ہوائی اڈے سے از خود پہلی پرواز میں سوار ہونے والے عازمین کو رخصت کیا۔ سی این آئی سٹی رپورٹر کے مطابق سنیچروار سے اسلام کے روح پرور نعروں کے بیچ ریاستی عازمین کی روانگی کا سلسلہ شروع ہوا جس دوران سنیچروار کی صبح پہلے دو قافلے میں روانہ ہونے والے عازمین کی بیت الحجاج بمنہ آمد کا سلسلہ صبح سویرے ہی شروع ہوا جن کے ہمراہ سینکڑوں کی تعداد میں ان کے رشتہ دار مرد وزن، بوڑھے اور بچے اسلام کے حق میں نعرے بلند کررہے تھے۔ عازمین کو رخصت کرنے آئے لوگوں کی بھاری بھیڑ امڈ آئی۔ اس موقعہ پر بمنہ کی فضائیں روح پرور نعروں اور درود و اذکار سے کئی گھنٹوں تک گونجتی رہیں۔ عازمین کی روانگی کے سلسلے میں حفاظت کے سخت انتظامات کئے گئے تھے اور حج ہاؤس کے علاوہ ائر پورٹ روڑ پر سیکورٹی اہلکاروں کی اضافی تعداد تعینات کی گئی تھی جبکہ اس حوالے سے خاص طور پر زنانہ پولیس بھی تعینات تھی۔ حج ہاؤس پہنچنے پر عازمین روتے بلکتے اپنے رشتہ داروں سے گلے مل کر حج ہاؤس میں داخل ہورہے تھے اور وہاں رقعت آمیز مناظر کا مشاہدہ کیا گیا۔ پہلی دو پرواز میں روانہ ہونے والے عازمین کو سٹیٹ روڑ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کی خصوصی بسوں میں سوار کرکے حج ہاؤس سے ہوائی اڈے کی طرف روانہ کیا گیا۔ ریاست کے گورنر این این ووہرا، صوبائی کمشنر کشمیر بصیر احمد خان کے علاوہ انتظامیہ کے دیگر اعلیٰ حکام کی موجودگی میں پہلی پرواز میں سوار ہونے والے عازمین کو رخصت کیا۔ اس موقعہ پر گورنر نے کئی عازمین کے گلے بھی ملے اور ان سے ریاست میں امن و آشتی کے لئے خصوصی دعائیں کرنے کی تلقین کی۔ انہوں نے عازمین سے ان کے لئے بہم رکھی گئی سہولیات کی جانکاری بھی حاصل کی اور یقین دلایا کہ ریاستی حکومت عازمین حج کو ہر طرح کی سہولیات دستیاب رکھنے کی وعدہ بند ہے۔ نمائندے کے مطابق سنیچروار کی صبح براہ راست مدینہ منورہ روانہ ہونے والی ائر انڈیا کی پہلی خصوصی پرواز میں مجموعی طور 4 سو عازمین سوار تھے جن میں خواتین بھی شامل تھیں جبکہ بعد دوپہر دوسرے پرواز میں بھی 420 عازمین سوار تھے۔ قابل ذکر ہے کہ سال 2012 کے بعد یہ ساتواں موقعہ ہے جب ریاست سے تعلق رکھنے والے عازمین سرینگر سے براہ راست مدینہ منورہ کیلئے روانہ ہوئے۔

بلوچستان لہولہان: داعشی خودکش حملہ میں 130 ہلاک

سرینگر/ پاکستان کے بلوچستان کے علاقے مستونگ میں انتخابی جلسے پر ہونے والے خودکش حملے کے بعد صوبے میں فضا سوگوار ہے۔ صوبے کے نگراں وزیر داخلہ آغا عمر بنگلزئی کے مطابق اس سانحے میں بلوچستان عوامی پارٹی کے رہنما نوابزادہ سراج رئیسانی سمیت کم از کم 130 افراد ہلاک اور 200 سے زیادہ زخمی ہوئے تھے۔ سانحے میں زخمی ہونے والوں میں سے 70 کے قریب افراد سول ہسپتال کوئٹہ میں زیر علاج ہیں جن میں سے بعض کی حالت تشویشناک ہے۔ سی این آئی مانیٹرنگ کے مطابق انتخابی ریلی کے دوران خودکش حملے کے بعد حکومت بلوچستان کی جانب سے اس سانحے پر دو روزہ سوگ کا اعلان کیا گیا ہے جس کی وجہ سے قومی پرچم سرنگوں ہے جبکہ بلوچستان عوامی پارٹی نے اس سانحہ پر تین روزہ سوگ کا اعلان کیا ہے۔ پاکستان میں سرگرم تکفیری دہشت گرد تنظیم داعش نے صوبہ بلوچستان کے علاقہ مستونگ میں خودکش حملے کی ذمہ داری قبول کرلی ہے۔ دہشت گرد تنظیم داعش کے حملے میں عوامی پارٹی کے رہنما سراج رئیسانی بھی شامل ہیں۔ اطلاعات کے مطابق بلوچستان کے ضلع مستونگ میں درینگڑھ کے قریب بلوچستان عوامی پارٹی کی انتخابی مہم کے دوران داعش کے خودکش حملے کے نتیجے میں سابق وزیراعلیٰ بلوچستان نواب اسلم رئیسانی کے چھوٹے بھائی سراج رئیسانی سمیت 130 افراد ہلاک جب کہ 200 سے زائد زخمی ہوگئے۔ سراج رئیسانی کو شدید زخمی حالت میں ہسپتال منتقل کیا گیا جہاں وہ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے ہلاک ہوگئے۔ پاکستان میں گذشتہ تین برسوں میں دہشت گردی کا یہ ہولناک واقعہ ہے جس میں اتنی بڑی تعداد میں عام شہری مارے گئے ہیں۔ پاکستانی حکام اس سے قبل پاکستان میں داعش کی موجودگی سے انکار کرتے رہے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ پاکستان میں تمام وہابی ادارے داعش کے ہراول دستے میں شامل ہیں۔ مستونگ دھماکے میں ہلاک ہونے والے افراد کی تدفین کا سلسلہ گذشتہ رات سے درینگڑھ اور قرب و جوار کے علاقوں میں شروع کیا گیا تھا تاہم زیادہ تر افراد کی تدفین سنیچر کو ہوگی۔ یہ حملہ مستونگ کے علاقے درینگڑھ میں ایک انتخابی جلسے کے دوران ہوا جس میں بلوچستان عوامی پارٹی کے رہنما اور بلوچستان اسمبلی کی نشست پی بی 35 مستونگ سے پارٹی کے امیدوار نوابزادہ میر سراج رئیسانی کو نشانہ بنایا گیا۔ سراج رئیسانی بلوچستان کے سابق وزیر اعلیٰ اور چیف آف جھالاوان نواب اسلم رئیسانی کے چھوٹے بھائی تھے اور اسی نشست سے وہ بلوچستان عوامی پارٹی کی ٹکٹ پر اپنے ہی بھائی نواب اسلم رئیسانی کے مقابلے میں انتخاب لڑ رہے تھے۔ اس واقعے کی جو ویڈیو سامنے آئی اس میں یہ نظر آتا ہے کہ نوابزادہ سراج رئیسانی کے خطاب کے آغاز کے ساتھ ہی دھماکہ ہوتا ہے۔ جب سٹیج سیکریٹری نوابزادہ سراج رئیسانی کو خطاب کے لیے بلاتا ہے تو لوگ کھڑے ہو کر ان کا استقبال کرتے ہیں۔ نوابزادہ سراج رئیسانی کے خطاب کے آغاز کے 15 سے 20 سیکنڈ کے بعد دھماکہ ہوتا ہے۔ دھماکے سے قبل براہوی زبان میں وہ صرف اتنا بول سکے کہ 'بلوچستان کے بہادر لوگو' عینی شاہدین نے سول ہسپتال کوئٹہ میں میڈیا کے نمائندوں کو بتایا کہ اس جلسے کی مناسبت سے سکیورٹی کے خاطر خواہ انتظامات نہیں تھے۔ انھوں نے بتایا کہ ہلاک ہونے والے زیادہ تر افراد کی تعداد نوجوانوں کی تھی۔ اس حملے میں متعدد قبائلی عمائدین کی بھی ہلاکت ہوئی ہے تاہم ابھی تک ان کی شناخت کے بارے میں بتایا نہیں گیا ہے۔ بم ڈسپوزل سکواڈ کے مطابق درینگڑھ میں انتخابی جلسے پر ہونے والا حملہ خودکش تھا جس کی ذمہ داری شدت پسند تنظیم داعش نے قبول کی ہے۔ نوابزادہ سراج رئیسانی کے خاندان کو بلوچستان کے قبائلی اور سیاسی سیٹ اپ میں ایک اہم مقام حاصل ہے۔ بلوچستان میں حالات کی خرابی کے بعد انھوں نے اپنے بڑے بھائیوں کے موقف کے برعکس سکیورٹی فورسز کا بھرپور انداز سے ساتھ دیا تھا۔ انھوں نے اس مقصد کے لیے بلوچستان متحدہ محاذ کے نام سے تنظیم کو فعال کیا تھا تاہم چند ماہ قبل اس تنظیم کو بلوچستان کی سطح پر قائم ہونے والی جماعت بلوچستان عوامی پارٹی میں ضم کر دیا گیا تھا۔ نوابزادہ سراج رئیسانی کو 2011 میں بھی مستونگ میں 14 اگست کی مناسبت سے ایک تقریب کے دوران بم حملے کا نشانہ بنایا گیا تھا جس میں وہ خود تو محفوظ رہے تھے تاہم اس میں ان کے بڑے بیٹے میر حقمل رئیسانی سمیت متعدد افراد ہلاک ہوئے تھے۔ 2011 میں ہونے والے بم حملے کی ذمہ داری کالعدم عسکریت پسند تنظیم بلوچستان لبریشن فرنٹ کی جانب سے قبول کی گئی تھی۔ دریں اثنا نگران وزیر اعلیٰ بلوچستان علاؤالدین مری نے کہا ہے کہ نوابزادہ سراج رئیسانی ایک محب وطن پاکستانی اور سچے بلوچستانی تھے۔ اپنے ایک بیان میں وزیراعلیٰ نے کہا دہشت گردی کی جنگ میں اپنے جوان سال بیٹے کی قربانی دینے کے باوجود انھوں نے کبھی دہشت گردوں سے ہار نہیں مانی، دہشت گردی کے خلاف اپنے موقف پر سختی سے ڈٹے رہے اور بہادری کے ساتھ دہشت گردوں کی بھرپور مخالفت کرتے رہے۔

شرمیلا ٹیگور نے گورنر اور اُن کی اہلیہ کے ساتھ ملاقات کی

سری نگر/ معروف اداکارہ شرمیلا ٹیگور جو ان دنوں کشمیر کی سیر پر ہیں، نے یہاں راج بھون میں گورنر این این ووہرا اور ان کی اہلیہ کے ساتھ ملاقات کی۔ اداکارہ نے گورنر اور خاتون اول کے ساتھ 1960 اور 1970 کی دہائی کے ان تجربات کے بارے میں جانکاری دی جب کشمیر کو فلم شوٹنگ کے لئے اول مقام مانا جاتا تھا۔ گورنر اور ان کی اہلیہ نے شرمیلا ٹیگور کو نیک خواہشات دیں اور ان سے درخواست کی کہ وہ ہر سال کشمیر کی سیر پر آیا کریں۔

عوامی شکایات کا نمٹارہ

سرینگر/ ریاست میں گورنر رول کے نفاذ سے لے کر اب تک گریونس سیل کو 4389 شکایات موصول ہوئیں جن میں سے 3658 شکایات کو نمٹارے کے لئے متعلقہ محکموں کو بھیجا گیا جبکہ 1706 شکایات پر عمل جاری ہے۔ اس مدت کے دوران گورنر سیکرٹریٹ کو 1430 شکایات موصول ہوئیں جن میں سے 1 3 2 3 شکایات کو متعلقہ کوارٹروں تک پہنچایا گیا جبکہ 107 شکایات زیر عمل ہیں۔

سیاحتی مقامات گندگی سے پُر

سیاح و سیلانی مایوس، محکمہ سیاحت پر سوالیہ نشان

سرینگر/ مغل باغات و دیگر سیاحتی مقامات کو جاذب نظر بنانے میں حکومت ناکام ہو چکی ہے۔ سیاحتی مقامات پر پالیتھین لفافوں کے علاوہ غلاظت و گندگی کے ڈھیر جمع، مقامی سیلانیوں و غیر ریاستی سیاح سیر و تفریح کی جگہوں پر جانے پر ہوتے ہیں مایوس۔ کرنٹ نیوز آف انڈیا کے مطابق وادی کے اکثر و بیشتر سیاحتی مقامات حکومت اور محکمہ سیاحت کی نظروں سے اوجھل ہو جانے اور ان مقامات کی طرف عدم توجہی سے گندگی اور غلاظت کے ڈھیر جمع ہو چکے ہیں جس کی وجہ سے سیلانی مایوسی کے شکار ہو رہے ہیں۔ ادھر ویری ناگ، کوکرناگ اور دیگر جگہوں سے نمائندے نے اطلاع دی ہے کہ ان جگہوں پر مضر ماحولیات پالیتھین لفافوں کا استعمال برابر جاری ہے اور ان باغات میں جگہ جگہ پالیتھین لفافے بکھرے نظر آرہے ہیں۔ سیاحوں اور دیگر افراد جو کھانے پینے کی اشیاء پالیتھین لفافوں میں لے جاتے ہیں انہیں باغات میں لے جانے کیلئے کوئی نہیں روکتا جس کی وجہ سے کوکرناگ، ویری ناگ اور اچھہ بل باغات میں جگہ جگہ کوڑا کرکٹ نظر آرہا ہے۔ محکمہ سیاحت کی جانب سے ان باغات کی طرف عدم دلچسپی سے مذکورہ باغات کی حالت خستہ ہو چکی ہے۔ نمائندے نے بتایا کہ ان باغات میں اب لوگ جانے سے کتراتے ہیں کیوں کہ ان پارکوں میں اگائے جانے والے درختوں اقسام کے پھول بھی اب تلف ہو چکے ہیں پارکوں اور باغات کی دیکھ ریکھ کے لئے جن ملازمین کو رکھا گیا ہے وہ محض پیسہ بٹورنے میں لگے رہتے ہیں اور باغات کی صفائی و دیکھ بال کے نام پر خزانہ عامرہ سے پیسہ نکال لیتے ہیں لیکن زمینی سطح پر باغات کی حالت ابتر ہے۔ ادھر مغل باغات نشاط، شالیمار اور ہارون میں بھی صفائی کا کوئی معقول انتظام نہیں ہے اور ان باغات کے نزدیک قائم دکاندار کھلے عام پالیتھین لفافوں کا استعمال کرتے ہیں جو سیلانی اپنے ساتھ باغات میں لے جاتے ہیں اور پھر باغ میں ادھر ادھر پھینک کر چلے جاتے ہیں۔

Fourth unique mass marriage held in Kashmir,105 couples tied the knot in Simple function at Srinagar

Religious scholars of Jammu and Kashmir threw light on the importance and merits of marriage in Islam and urged upon people of state to promote this culture in society.They criticized the demand of dowry system and stressed for early marriage of youths in J&K.

WILAYAT TIMES DESK

Srinagar:One of its unique and easy 4th biggest mass marriage event was witnessed in Kashmir when 105 couples from different parts of valley tied knot at Srinagar's Amar Singh Club. The function was organized by Jafri council of Kashmir and the majority of the deserving couples belonged to northern parts of Kashmir's Uri, Pattan, Baramulla, Sumbal and central Kashmir's Srinagar, and Budgam.

Religious scholars of Jammu and Kashmir threw light on the importance and merits of marriage in Islam and urged upon people of state to promote this culture in society.They opposed the demand of dowry system and stressed for early marriage of youths.

"It is being done by the Jaffri Council of Jammu and Kashmir and this is the to the first such mass marriage," Ghulam Rasool Chakan, the general secretary of the organization said. "This, however, is the biggest such exercise understaffed by the Council."

Chakan said it was for the first time in 2015 when the Council undertook marrying 38 couples from deserving categories of the society. "In 2016, we helped 70 couples marry in a joint function and in 2017, the number rose to 75," he said. "So far, the 2018 function is the biggest such exercise"; Wilayat Times said in a report

"In this mass marriage, we have couples from Uri, Sumbal, Pattan, Beerwah, Budgam, Khan Sahab, Baramulla and even from Srinagar," Chakan said.The president of the Council is Haji Manhas and its office is situated in Khomeini Chowk Bemina of Srianar. "Couples come and register with us and for a proof we seek their details and verify to check if they deserve the help," Chakan said. "We visit their homes and recheck the details they submit."These functions are sponsored by donors who prefer to remain anonymous, an office bearer of the council said. However, he added that they after performing the mass marriages prepare an expenditure sheet and submit the same to the donors.

Saudi preacher along with three sons arrested after releasing book blasting Al Saud

Riyadh:Saudi authorities arrested prominent preacher Safar al-Hawali on Thursday, just days after he published a book challenging the kingdom's foreign policy.The book, titled Muslims and Western Civilisation, criticised Saudi Arabia's rapprochement with the US, the UAE and President Abdel Fatah al-Sisi's Egypt.Three of Hawali's sons – Abdul Rahman, Abdullah and Ibrahim – were also detained.Abdul Rahman and Abdullah were reportedly taken into custody while attending a family wedding in the southwestern Baha region on Wednesday. Hawali and his son Ibrahim, meanwhile, were detained on Thursday morning; alaraby says.

Hawali rose to prominence in 1990 as the leader of the Sahwah movement, a form of Qutbism named after Sayyid Qutb, a leading member of the Muslim Brotherhood. The movement opposes the presence of US troops on Muslim lands.Hawali was previously detained in the 1990s for distributing tapes calling on followers to overthrow the ruling al-Saud family.

An October 2004 petition to the UN signed by 2,500 Muslim intellectuals named Hawali as a "theologian of terror".Halawi is reportedly ill with a blood clot and broken pelvis, according to the Prisoners of Conscience Twitter account that covers Saudi Arabia.Saudi Arabia has launched a crackdown on dissent since the 2011 uprisings across the Middle East. The kingdom classifies the Muslim Brotherhood as a "terrorist" group.

Jammu and Kashmir Bank strengthens ties with Kashmir University

Srinaga:Few days ago the Jammu and Kashmir Bank has taken their relationship with this prestigious institution to the next level by conferring the Most Preferred Client status to the University of Kashmir besides laying the foundation stone of a modern banking center comprising of a Business Unit and a Digital Lounge within the campus.

The spokesman said that with a promising beginning like this, we will only scale up our operations here and expand the ambit of our relations in all the areas of mutual benefit and collective good.

J&K Bank Chairman and CEO Parvez Ahmed stated this today shortly after the Vice-Chancellor Kashmir University (KU) Professor Khurshid Iqbal Andrabi in his presence laid the foundation stone for the construction of bank's own Business Unit and Digital Lounge within the campus of Kashmir University. Those present on the foundation stone ceremony included Registrar KU Professor Khurshid Ahmad Bhat, Dean Academic Affairs Professor Musadiq Amin Suhaf, Dean Research Professor Zafar Ahmad Reshi ad other officials.

Zaria massacre was orchestrated in Israel, bankrolled by Saudi, executed by Nigerian government

As of now, there are over 300 members of the Islamic Movement languishing behind bars, majority of them were arrested during the military crackdown in December 2005, and many were arrested during our peaceful protests to demand the release of our leader. Most of them did suffer gunshot wounds and torture at the hands of security forces. Yes we have complete faith in our country's judiciary. We won a historic judgment at a federal high court in Abuja in 2016. The court ordered release of our respected leader and ordered damages from the federal government. However, the main obstacle in getting justice in our case is the Buhari's administration, which has left no stone unturned in denying us justice.

By: Syed Zafar Mehdi

Ibrahim Musa is the President of Media Forum of the Islamic Movement in Nigeria (IMN). The interview was made by Tehran Times, he talks about the illegal incarceration of IMN leader Sheikh Ibraheem Zakzaky and brutal clampdown on the movement by the Mohammad Buhari government.

Q. The trial of Islamic Movement in Nigeria (IMN) leader Sheikh Ibraheem Zakzaky and three others by the Kaduna state government has been widely described as 'mockery of justice'. What is the present status of the case?

A. The case filed by the Kaduna state government is coming up for hearing again on Wednesday (July 11) at the Kaduna High Court. In the previous hearing last month, the case was adjourned because of the absence of trial judge due to bad health. So we surely don't know whether the court will really sit and hear the trumped up charges against Sheikh and three others on Wednesday.

Q. How is the health condition of Sheikh? Does anyone of you have access to him?

A. The latest news we received from his family is that his health has deteriorated further. Sheikh suffered a mild stroke in January, and he even made mention of it while talking to some journalists in Abuja – Nigerian capital. However, after being shifted to Kaduna from Abuja, his condition has gone from bad to worse. Now, there is no direct contact between him and his close family members. Even the occasional visits by his family members have been banned. We are really concerned about his health and we don't know what he is going through in the illegal detention.

Q. Sheikh's house was torched and razed to ground on the night of December 12 2015, he was brutally assaulted and arrested on bogus charges, which was followed by the deadly Zaria massacre. Do you believe the script was written in Riyadh and executed by the Kaduna government?

A. We have said this many times that the brutal military crackdown on the Islamic Movement was planned and orchestrated outside Nigeria. We felt vindicated when the crown prince of Saudi Arabia bragged in an interview with Time magazine that they have successfully decimated Iran's influence in Africa by over 90 percent. It was a clear admission of Saudi Arabia's complicity in the military crackdown on IMN. Survivors of the attack have narrated harrowing stories of how soldiers shooting at them were rejoicing that there were no more Shias left in the country. It is now an open secret that the script of Zaria massacre was written in Israel, bankrolled by Saudi Arabia and executed by Buhari's administration.

Q. Despite such a monumental struggle against a powerful state backed by the U.S., Israel and Arab monarchies, you took recourse to the legal route to demand your fundamental rights. Do you have faith in country's judiciary?

A: Yes we have complete faith in our country's judiciary. We won a historic judgment at a federal high court in Abuja in 2016. The court ordered release of our respected leader and ordered damages from the federal government. However, the main obstacle in getting justice in our case is the Buhari's administration, which has left no stone unturned in denying us justice.

Q. So Sheikh had been declared free after winning a landmark judgment from the Abuja High Court, but the federal government ignored court orders. Can you tell us more about what actually happened?

A. The historic judgment was delivered by Justice Kolawole in our favor. The case took over a year to complete, and we were patient enough to see it through. The judge was clear when he said that there is no law in Nigeria that allows the continued detention of our leader Sheikh Zakzaky. He even said that since our leader's home had been razed down, a new one should be built for him in any town of his preference. It is really unfortunate that the federal government refused to obey the courts orders.

Q. Free Zakzaky movement has gained momentum across the world but still the government in Nigeria remains unfazed. What are your most important demands from the Nigerian government?

A. The fact that the federal government has refused to accede to our demand is a pointer to our earlier disposition that the attempt to exterminate the movement is not the doing of Buhari's government alone. They wait for their paymasters to instruct them on the way to proceed. Our most important demand is the unconditional and immediate release of our leader, and hundreds of those who are in detention since the December 2015 Zaria massacre. Secondly, all the perpetrators of this dastardly crime must be brought to book, and the mass graves dug by the military in collaboration with the state government be handed over to us for proper investigation and possible identification of the victims.

Q. As you pointed out, since the December 2015 carnage, hundreds of IMN members have been languishing in jails. How is their condition? Have they been subjected to custodial torture as reported?

A. As of now, there are over 300 members of the Islamic Movement languishing behind bars, majority of them were arrested during the military crackdown in December 2005, and many were arrested during our peaceful protests to demand the release of our leader. Most of them did suffer gunshot wounds and torture at the hands of security forces. And typical of most Nigerian detention centers, no medical aid is made available to them. The detainees have suffered torture mostly at the hands of military and police's secret agents. The accounts given by the survivors, reported in the media, are absolutely horrifying.

Q. How has been the role of Nigerian media in highlighting atrocities unleashed by the Kaduna government against Shias in general and IMN members in particular?

A. The media in Nigeria has given ample coverage to our struggle, and many publications have often written editorials in our favor. The press is not expected to side with the oppressor. Though, there are paid elements that carry out smear campaign against us in the media at the behest of the government.

Q. What are the main charges slapped by the Kaduna government against Sheikh and his wife?

A. In the eight bogus charges filed at the Kaduna High Court, Sheikh and three others were alleged to have abetted the commission of culpable homicide punishable with death by members of the Islamic Movement in December 2015. Other charges were those of abetting unlawful assembly, wrongful restraint, and disturbance of public peace, voluntarily causing grievous hurt without provocation and inciting disturbances. Further, they were also accused of promotion of unlawful assembly. We believe all these charges were drafted to serve as an excuse to the continued illegal detention of Sheikh.

Q. Do you see any hope of justice being delivered in the near future?

A: The way this case has been instituted, the way it is being presented in the court, we are not very optimistic. Also, the case is coming up in Kaduna state, whose government is deeply involved in the Zaria massacre. But, our team of lawyers is doing everything they can possibly do to get justice.

It is here to mention that due to efforts of Sheikh Ibrahim Zakzakay more than 1.5 crore people accepted Islam and the first person in Nigerian History who worked for the welfare of people without any caste and religion.He promoted Unity and opposed the imperialistic powers for extorting the resources of Africa. (Wilayat Times)

Trump, Crashing the **Global Economy** by imposing the "biggest trade war in economic history"

In that extreme event, then the global economy faces a blackout. Skittish oil prices will go through the roof, and the international economy will take a death-plunge. The US and its notorious addiction to cheap oil has the most to lose from such a crash.Even in the US, Trump's hard-balling with China had rapid repercussions. Industries which are associated with Trump's voter base are reeling over concerns about the impact of Chinese counter-measures.

US administration, the War-mongering international outlaw

Number Of Iraqis Slaughtered In US War And Occupation Of Iraq "1,455,590"
Number of U.S. Military Personnel Sacrificed (Officially acknowledged) In U.S. War And Occupation Of Iraq 4,801
Number Of International Occupation Force Troops Slaughtered In Afghanistan : 3,487
Total Cost of Wars Since 2001 for USA
$4,568,639,812,264

By Finian Cunningham

US President Donald Trump, the 45th president of USA launched a trade war with China and, further, spooked global oil markets over his belligerent showdown with Iran.Given the dire financial repercussions for the US and, more generally, the international economy from Trump's actions one wonders how he can ever claim to be such a business guru.

First on China, the Trump administration this week finally implemented its threats to raise punitive taxes on $34 billion-worth of Chinese exports. Trump is threatening to ramp up the tariffs on all Chinese traded goods to the US – some $450 billion-worth a year. Beijing condemned the "first shots" of the "biggest trade war in economic history". It immediately hit back with equivalent reprisal tariffs on US exports.

Warnings from Beijing that "no-one wins in a trade war" reverberated with panicky losses across international markets, fearing that the escalating tensions between the world two largest economies will severely inflict collateral damage on the entire globe.

Even in the US, Trump's hard-balling with China had rapid repercussions. Industries which are associated with Trump's voter base are reeling over concerns about the impact of Chinese counter-measures.

If the Trump administration goes the whole hog in its trade war with China, as it is belligerently claiming to do, then it is highly likely that the American economy, along with the rest of the world, will tank into recession.

The other big wake-up call about Trump's thinking limitations is his detrimental showdown with Iran. The American president's bullish demand that all nations cancel oil exports from Iran is sending market prices upwards.

Higher oil prices will, again, hamper the international economy and US growth in particular.

The prospect can only get much worse if Trump persists in trying to isolate Iran – the world's fourth biggest supplier of oil.

Iranian President Hassan Rouhani said this week that his nation is prepared to block off the Persian Gulf chokepoint for global oil trade if the US continues its plan to embargo all Iranian crude exports. Rouhani is referring to the Strait of Hormuz, the narrow stretch of water which links the Persian Gulf to the Gulf of Oman and thence the rest of the world.

Some one-third of all globally shipped oil passes through the Hormuz every day. Millions of barrels of crude from Saudi Arabia, Kuwait, Iraq and United Arab Emirates rely on the passage of giant tankers through the 20-mile strip at its narrowest. In a clear warning regarding US plans to cut Iran's vital exports, Rouhani said the Hormuz was for the transit of "all oil or none". Meaning Iran is not going to sit idly by and watch Trump reduce its oil exports to zero.

In that extreme event, then the global economy faces a blackout. Skittish oil prices will go through the roof, and the international economy will take a death-plunge. The US and its notorious addiction to cheap oil has the most to lose from such a crash.

Finian Cunningham has written extensively on international affairs, with articles published in several languages. He is a Master's graduate in Agricultural Chemistry and worked as a scientific editor for the Royal Society of Chemistry, Cambridge, England, before pursuing a career in newspaper journalism. He is also a musician and songwriter. For nearly 20 years, he worked as an editor and writer in major news media organisations, including The Mirror, Irish Times and Independent.

This article was originally published by "Strategic Culture Foundation" -

Printer,Publisher & Owner:Waseem Raja;Editor in Chief:Waseem Raja;Ass.Editor:Mohammad Afzal Bhat;R.N.I No:JKBIL/2015/6342
Published From:Maisuma Bazar,Gaw Kadal Srinagar (J&K);Adms.Office:Natipora Sgr; Printed at:Khidmat Offeset,Abi Guzar The Bund,Srinagar;
Contact:+91-9419001884;Email:editorwilayattimes@gmail.com; Website:www.wilayattimes.com

3rd Year of Publication

Srinagar

WILAYAT Weekly TIMES

Want to Write for Wilayat Times?

Drop your articles and stories at

editorwilayattimes@gmail.com; www.wilayattimes.com

Share and Stay Connected with us @

Vol:04 | Issue:29 | Pages:16 | 15th July 2018 to 22nd July 2018 | Rs.5/-

Women have major responsibilities in forming the society

Sabahat Mir

The requirements of our age make it necessary to examine and weigh once more many matters about which it is no longer enough to accept the old assessments. The equal status of women in the society is one of these matters.

In this age, it has been commonly supposed that the basic questions in this area are the "liberation of women" and the "equality of their rights with men". All other problems are off-shoots of these two matters.

The development of mechanization and the ever-increasing growth in production at a rate greater than the level of the actual needs of people, the necessity of persuading consumers through thousands of deceptions and frauds, the urgency with which all auditory, visual, psychological, sensory, aesthetic, artistic and venal means to transform man into an involuntary agent of consumption, further required that the capitalist should take advantage of woman's exustence; not of woman's physical strength or her work power as a simple worker sharing with man in production, but rather of her power and magic to attract with her beauty and elegance, by trading in her honour and respect, through her power to entice, to captivate minds and wills and to transform them, to impose consumption on consumers.It is clear that all this has been done in the name of her 'liberty' and her becoming 'equal' with man.

Politics also did not lag behind in making use of this factor;one can read the circumstances of this regularly in newspapers and magazines.In all these things, the existence of woman is exploited and she is used as a means for accomplishing the aims of man; and all this is done under the cover of 'liberty' and 'equality'.

Clearly, the young man of this century did not fail to avail himself of this precious opportunity. He stopped taking to the traditional responsibilities with regard to women, and made the seeking of a partner something cheap and gratuitous, seizing her in his talons.These people then shed more crocodile tears than before over the unfortunate condition of women and the unjust discrimination against them.

There is no doubt that our century has removed a whole series of misfortunes from women, but the point is whether it has not actually brought another series of misfortunes as a gift. What is the reason for this Is woman condemned to one of these two calamities, and forced to choose one of them, or is there nothing to hinder her from banishing her old misfortunes, as well as the new misfortunes?

The fact is that there is no compulsion or inevitability. The misfortunes of the olden days were mostly caused owing to the fact that a 'woman is a human being' was forgotten, and her modern misfortunes are because, intentionally or otherwise, the womanliness of a woman, her inborn tendencies and nature, her mission, the axis around which she turns, her instinctual needs and her special capabilities are completely ignored.Women need care, compassion, encouragement and appreciation. Women have great convincing power. They can transform the minds of many if they are themselves empowered and extricated from the stereotypes and stigmas. (KNB)